بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وعلی عبدہ المسیح الموعود

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ امریکہ ۲۰۰۶

سورہ فاتحہ اور تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

یہ صحیح ہے نہ رابطہ۔ اگر کوئی روک ہو تو مجھے فوراً بتا دیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ کا جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ جیسا کے میں نے جمعہ کے خطبے میں بتایا تھا کہ اس سال پروگرام تھا کہ جلسہ سالانہ امریکہ میں شامل ہوں گا۔ جماعت امریکہ نے انتظامات بھی بہت کیے ہوئے تھے، لوگوں کو انتظار بھی بہت تھا۔ بے شمار خطوط آئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس بے چینی سے بچے، جوان، عورتیں، مرد سب انتظار کر رہے تھے۔ جہاں تک مجھ سے ملاقات کا سوال ہے کافی تعداد میرا خیال ہے دو دفعہ کے کینیڈا کے دوروں میں، ۱/۳ سے زیادہ جماعت تو مجھے مل چکی ہوگی۔ اس کے علاوہ بھی انفرادی طور پر بھی لندن بھی آتے جاتے لوگ مل جاتے ہیں، لیکن ایک بہت بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو بعض مجبوریوں کی وجہ سے ملاقات نہیں کر سکے۔ اور پھر جب اپنی جماعت میں دورہ ہو تو جماعت کے افراد کے جذبات کچھ اور ہوتے ہیں۔ اور اس دفعہ جیسا کہ میں نے کہا، کیونکہ میرا امریکہ آپ لوگوں کے پاس آنے کا پروگرام تھا اس لیے، جیسا کہ پہلے بھی کہ چکا ہوں، آپ لوگوں نے تیاریاں بھی خوب کی تھیں۔ اور پرگرام کینسل ہونے کا سن کر جو مایوسی کی کیفیت جماعت کے افراد کی ہوئی ہوگی اس کا مجھے پوری طرح احساس ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کے خلیفہ وقت اور جماعت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ امیریکہ کی جماعت کے افراد کو تکلیف ہوئی ہو اور اس کا احساس مجھے نہ ہوا ہو۔ یہی تو احمدیت کی اور خلافت احمدیہ کی خوبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت اور خلیفہ وقت کو ایک وجود بنا دیا ہے۔ اور جب تک یہ احساس دونوں طرف قائم

رہے گا کوئی طاقت جماعت کی ترقی کو نہیں روک سکتی۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ تعلق اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق جس کی خبر ہمیں کھول کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دی اور پھر وضاحت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی رسالہ الوصیت میں بیان فرمائی۔ پس اس تعلق کو کبھی کم نہ ہونے دیں یہ عارضی روکیں اور یہ دوریاں اس تعلق میں کمی کا باعث نہیں ہونی چاہییں۔ اور اپنی نسلوں میں بھی اس تعلق کا احساس پیدا کرتے چلے جائیں۔ عموماً میں کسی جلسہ سالانہ پر براہ راست M.T.A کے ذریعے سے لندن سے یا جہاں بھی ہوں مخاطب نہیں ہوا کرتا سوائے قادیان کے جلسہ کے کہ وہ مرکزی جلسہ سالانہ ہوتا ہے۔ لیکن امریکہ کے جلسہ سالانہ پر میں آپ لوگوں سے اس لیے مخاطب ہوا ہوں کہ وہاں آنے کے پروگرام کو جو آخری وقت میں ملتوی کرنا پڑا اس سے جو آپ کے دلوں کی کیفیت ہوئی، جیسا کہ میں نے کہا، اور جس تڑپ اور درد کا احساس لوگوں نے اپنے خطوط میں کیا، اس کا تقاضہ تھا کہ میں امریکہ کے جلسہ سالانہ پر کسی دن براہ راست آپ لوگوں سے مخاطب ہوتا۔ تا کہ میں بھی اور آپ بھی جو امریکہ میں بسنے والے احمدی ہیں، اس کمی کو کسی حد تک پورا کر سکیں۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جو وعدے فرمائیں ہیں ان کو پورا ہوتا ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج گو تصویروں اور آواز کے ذریعے سے ہی سہی لیکن ایک دوسرے کو دیکھ اور سن رہے ہیں۔ آپ کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ میرے براہ راست امریکہ کے جلسہ میں شامل احباب سے یا جماعت احمدیہ امریکہ سے مخاطب ہونے سے دوریاں ختم نہیں ہو جاتیں، نہ کمیاں دور ہو جاتی ہیں۔ براہ راست مخاطب تو میں ہر جمعہ کو ہر احمدی سے ہوتا ہوں لیکن اس سے فائدہ وہی اٹھاتے ہیں اور خلیفہ وقت کے قریب وہی لوگ ہوتے ہیں جو ان باتوں کو سن کر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کے لئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے اور جن کی تعلیم کی روشنی میں آج تک خلفائے وقت آپ کے بعد جماعت کے احباب کو توجہ دلاتے چلے جا

رہے ہیں۔ پس آج بھی اگر اس براہ راست خطاب سے فائدہ اٹھانا ہے تو بجائے اس کے کہ میں یہاں لمبی چوڑی تقریر کروں اور یہ سن کر آپ لوگ وقتی طور پر جذباتی کیفیت طاری کر لیں۔ اس کے بجائے اس جلسہ کے اختتام پر اس عہد کے ساتھ اٹھیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خواہش کے مطابق اور اس عہد بیعت کے مطابق جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے باندھا ہے اپنے اندر صحیح اسلامی تعلیم لاگو کرنی ہے۔ اور نہ صرف اپنے اوپر اس خوبصورت تعلیم کے اثرات ظاہر کرنے ہیں بلکہ اپنے ماحول میں بھی اس خوبصورت تعلیم کا پرچار کرنا ہے۔ آج یہ نظم بھی جو پڑھی گئی اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اعلان فرمایا ہے بڑا اچھے موقع پہ آپ لوگوں نے چنی نظم۔ صرف یہاں سٹیج پر نظم سن کر چلے نہیں جانا بلکہ دنیا کو بتانا ہے کیا اعلان ہوا ہے۔ آج مغرب اور خاص طور پر امریکہ میں جو اسلام کے خلاف پراپگنڈا ہو رہا ہے اس کا رد ہر احمدی نے اپنے عمل اور تبلیغ سے کرنا ہے۔ پس اس طرف خاص توجہ دیں اور اس طرف توجہ اگر ہو گئی تو یہی میرا پیغام ہے جماعت امریکہ کو۔ یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ انسان دنیا میں کوئی کام بھی اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کے فضل کے بغیر نہیں کر سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی ضرورت ہے۔ اس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے جمعہ کے خطبہ میں کہا تھا کہ جلسہ کے دنوں میں عبادات پر زور دیں دعاؤں پر زور دیں اور عبادات کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اقتباس کا خلاصہ یہ ہے کہ نمازوں کی طرف توجہ دو۔ مجھے امید ہے کہ جلسہ کے دنوں میں اس بات کو تمام شامل ہونے والوں نے مدنظر رکھا ہو گا۔ اللہ کرے کے یہ عبادات کی طرف توجہ ہر احمدی کا انتہائی ضروری اور نہ ٹوٹنے والا حصہ بن جائے۔ تاکہ اس ذریعے سے پھر ہمارے عمل مزید نکھریں اور یہ نکھار نہ صرف ہماری زندگیوں کا حصہ ہو بلکہ ہماری نسلوں کو بھی اس مادی دنیا کی چکا چوند سے بچا کر اپنے اندر اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا ذریعہ ہو جائے۔ اور پھر اس ذریعے سے ہر احمدی کے ماحول میں یہ

خوبصورت نمونہ غیروں کو اپنی طرف کھینچنے کا باعث بن جائے۔ ہر احمدی تقوی کے وہ معیار حاصل کرنے والا ہو جس سے دنیا میں ایک انقلاب پیدا ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں۔ کیونکہ ان کو تو تازہ معرفت ملتی ہے۔ اور اگر معرفت کا دعوی کر کے کوئی اس پر نہ چلے تو یہ نری لاف گزاف ہی ہے۔ پس ہماری جماعت کو دوسروں کی سستی غافل نہ کر دے اور اسے کاہلی کی جراءت نہ دلا دے۔ وہ ان کی محبت سرد یکھ کر خود بھی دل سخت نہ کرے۔ انسان بہت آرزویں اور تمنائیں رکھتا ہے مگر غیب کے قضاوقدر کی کس کو خبر ہے رندگی آرزوں کے موافق نہیں چلتی، تمناوں کا سلسلہ اور ہے قضاوقدر کا سلسلہ اور ہے اور وہی سچا سلسلہ ہے۔ خدا کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں اسے کیا معلوم ہے اس میں کیا لکھا ہے اس لیے دل کو جگا جگا کر غور کرنا چاہے۔ توحید کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھاوے اور اپنے وجود کو اس کی عظمت میں محو کر دے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا سے مفقود ہو گئی تھی اور وہ حقیقی تقوی اور طہارت جو اس زمانے میں پائے نہیں جاتے تھے دوبارہ اسے قائم کرے۔ عام طور پر تکبر دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ پھر فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی غرض اس جماعت سے یہ ہے کہ گم گشتہ معرفت کو دوبارہ دنیا میں اس جماعت کے ذریعے قائم کرے۔ پس ہم نے جو اس زمانے کے امام کے ہاتھ پر بیعت کر کے یہ عہد کیا ہے کہ ہم ان لوگوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں اور ہو رہے ہیں اور یہ عہد کرتے ہیں کہ اپنے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا کریں گے جو خدا تعالیٰ کی معرفت عطا کرے۔ اور حقیقی تقوی اور طہارت اپنے اندر قائم کرنے کی کوشش کرنے کا عہد کرتے ہیں تا کہ دنیا کو اس حقیقی خدا کا راستہ دکھائیں جو زمین و آسمان کا مالک ہے۔ جو کل کائنات کا مالک ہے۔ اور جس کے آگے جھکنے سے ہی دنیا کی حقیقی نجات ہے، اس عہد کو نبھانے کے لئے

ہمارے ہر وقت یہ پیش نظر رہنا چاہیے کہ ہمارا مقصد کیا ہے جب تک اس مقصد کو اپنے پیش نظر نہیں رکھیں گے، جب تک اٹھتے بیٹھتے دنیا کی آسانیوں اور آسائشوں پر نظر رکھنے کے بجائے، جب تک دنیا کی مادی چیزوں پر نظر رکھنے کے بجائے، جب تک دوسروں کے مال پر حسد کی وجہ سے نظر رکھنے کے بجائے اپنے خدا کے احکامات پر نظر نہیں رکھیں گے دوسرے کی مالی اور آسودہ حالت کو اس نظر سے نہیں دیکھیں گے کہ کاش میرے پاس بھی اتنی کشائش ہوتی کہ میں دینی مہمات میں مالی قربانیوں میں حصّہ لوں، ہم اپنے عہد بیعت کو پورا کرنیوالے نہیں کہلا سکتے۔ ہم اپنے آپ میں اور اپنی نسلوں میں اور اپنے ماحول میں وہ فضاء پیدا نہیں کر سکتے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ ہم نے آپ کی غلامی کا عہد کیا ہے۔ آج ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت کے سفیر ہونے کا، آپ کا پیغام دنیا تک پہنچانے کا، اس گم گشتہ معرفت کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنے کا حق اسی صورت میں ادا کر سکتے ہیں جب ہم اپنے اندر بھی غیر معمولی پاک تبدیلیاں پیدا کریں گے۔ اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں گے اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گے۔ ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ نماز ہی عبادت کا مغز ہے۔ اگر مغز ہی نہیں تو جسم پھر بے فائدہ وجود ہے۔ دیکھیں وہ لوگ جن کے دماغ پوری طرح Develope نہیں ہوتے ان کے باقی اعضاء بھی ویسے ہی ہوتے ہیں۔ صحت مند ہونے کے باوجود بھی باقی اعضاء دل بھی صحت مند ہوتا ہے دھڑک رہا ہوتا ہے کھانا پینا بھی کر لیتے ہیں۔ لیکن گھر والوں پر اور معاشرے پر ایک بوجھ ہوتے ہیں۔ گھر والوں کو ان کی فکر لگی رہتی ہے۔ پس اگر معاشرے پر بوجھ بننے کے بجائے اس کے فائدہ مند وجود بننا ہے تو سب سے اہم بات جو اپنانے والی ہے اور سب کچھ قربان کر کے جس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ پانچ وقت نمازیں ہیں۔ اگر ان پانچ وقت نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہو گئی تو سمجھ لیں کہ اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرنے والوں میں شمار ہو گئے جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے گم گشتہ معرفت کو دنیا میں قائم کرنے کا کیا

ہے۔اوریہی مطلب ہے دل کو بار بار جگانے کا کہ صرف ایک واحد خدا کی حکومت اپنے دل پر قائم کرلیں۔عہد بیعت میں آپ نے بلاناغہ۔شرائط بیعت میں۔ بلاناغہ پنجوقتہ نمازیں اللہ اوراس کے رسول کے حکم کے مطابق ادا کرنے کا عہد کیا ہے۔اب ہر احمدی اگر ان الفاظ پر غور کرے تو یہ ہو نہیں سکتا کہ نمازیں کبھی چھٹ جائیں یا قضاء ہو جائیں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ انقلاب اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر موقوف ہے۔اوراس کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے بہرحال اس بنیادی مقصد کی طرف توجہ دینی ضروری ہے جس کے لئے اس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔اور جب اس مقصد کو حاصل کرلیں گے تو اپنے آپ کو ایسے محفوظ قلعے میں داخل کرلیں گے جہاں اس دنیا کی اور خاص طور پر ایسے ملکوں کے معاشرے کی جہاں آزادی میں اس حد تک بڑھ گئے ہیں جہاں نیکی اور بدی کی کوئی تمیز نہیں رہی،ان برائیوں سے بچتے رہیں گے۔ جہاں فخر اور ناز ہے تو صرف اس بات پر کہ ہم ترقی یافتہ اور دنیا میں سب سے زیادہ طاقت ورقوم ہیں۔پس آپ کی اورآپ کی نسلوں کی زندگیوں کی بقاء اب خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرنے میں ہی ہے۔توحید کے ساتھ چمٹے رہنے میں ہی ہے۔اورانشاءاللہ جب آپ اپنے آپ کو اس قلعے میں محفوظ کرلیں گے تو پھر دوسروں کو بھی عافیت کے حصار میں بھی بلانے کے اہل ہو سکیں گے۔پھراس معاشرے کو یہ پیغام دینے کے قابل ہوسکیں گے کہ حقیقی خوشیاں نہ ہی لہولعب میں پڑنے سے ملتی ہیں نہ ہی شراب جوئے میں ہیں نہ زندگی کا سکون Casino میں جا کر وقت گزارنے میں ہے نہ ان لوگوں کی طرف حسد سے دیکھنے کی ضرورت ہے جو اپنے مال کو ان دنیاوی عیاشیوں میں اڑانے والے ہیں بلکہ زندگی کا سکون اس خدا کی عبادت میں ہے۔جس نے اعلان کیا ہے کہ الا بذکر اللہ تطمعن القلوب یعنی سنو! اللہ کی یاد سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں جو رب العالمین ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور پھر تمہاری زندگیوں کی حفاظت کے سامان بھی پیدا فرمائے ہیں۔پس آؤ اوراس خدا کو پہچانو۔اس خدا کی پہچان کرو۔ جب عبادتوں کے ساتھ درد رکھتے ہوئے

دنیا کو اس سکون واطمینان کے حصار میں بلانے کی کوشش کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگ بہت ہی پیارے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے اس عمل کی بہت ہی قدر کرتا ہے اور پیار کی نظر سے دیکھتا ہے جو اس کی مخلوق کو شیطان کے چنگل سے نکالنے کے لئے اللہ کی طرف بلاتے ہیں تا کہ وہ اللہ کے غضب سے محفوظ رہ سکیں تا کہ وہ خود بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔ جیسا کہ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن احسن قول ممن داعی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمیں۔ یعنی بات کہنے میں اس سے بہتر اور کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ پس ہمیشہ اس حکم کو یاد رکھیں جب بھی موقع ملے جہاں بھی موقع ملے اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کو اپنے ملک میں پہنچائیں۔ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین تعلیم کو جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر اتاری ہے ہر امریکن تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ جس مذہب کو وہاں کی اکثریت متشدد اور دہشت گرد مذہب سمجھتی ہے اپنے ماحول میں اس تاثر کو زائل کرنے کے لئے حت المقدور کوشش کریں۔ آپ کے چہروں سے پیار محبت اور نیکی ٹپکتی ہو۔ صرف یہ سمجھ کر نہ بیٹھ جائیں کے امریکہ تو اتنا بڑا ملک ہے اور اتنی دنیاوی سوچ رکھنے والے لوگ ہیں یہاں کس طرح یہ پیغام پہنچایا جائے گا۔ دنیاوی سوچ کے باوجود یہاں بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو دین کی طرف توجہ ہے۔ جب آپ میں سے ہر ایک سرگرم ہوگا تو ایک ایک سینکڑوں تک پیغام پہنچا سکتا ہے۔ سوچ کی بات ہے کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دینے کا اگر ارادہ ہو تو سب کچھ ہوسکتا ہے۔ گذشتہ دنوں میں جب قبولیت دعا کے موضوع پر میں خطبات دیتا رہا ہوں تو ایک احمدی نے امریکہ سے مجھے لکھا۔ غالب امکان یہی ہے کہ امریکہ سے ہی لکھا تھا۔ کہ میں ٹیکسی چلاتا ہوں ایک دن شدید بارش ہو رہی تھی میں نے ایک سواری اٹھائی جو بڑی پریشان تھی میں نے پوچھا کیا وجہ ہے کہنے لگا کہ آج میری شادی ہو رہی ہے اور بارش اتنی

شدید ہے اور رکنی بھی نہیں Forecast یہی ہے اور میرا Function خراب ہو جائے گا۔ تو اس احمدی ڈرائیور نے کہا کہ ہمارا خدا دعائیں سننے والا خدا ہے میں دعا کرتا ہوں تمہاری شادی تک موسم ٹھیک ہی رہے تو کہنے لگا وہ آدمی کہ اگر دو گھنٹے تک کے لئے بارش رک جائے تو میرا Function ٹھیک طرح ہو جائے گا تم دعا کرو۔ راستے میں۔ اس ٹیکسی ڈرائیور نے لکھا۔ کہ وہ سواری کسی کام کے لئے رکی تو میں نے دعا کی اے اللہ! ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے والے ہیں اس حوالے سے بڑے مان سے میں نے یہ بات اس عیسائی کو کہہ دی ہے تو اپنا فضل کر۔ کہتے ہیں کہ میری دعا میں تڑپ کی کیفیت تھوڑی دیر کے لیے پیدا ہوگئی اور جو سواری واپس آئی تو بارش رک چکی تھی اور تقریباً دو گھنٹے تک بارش رکی رہی۔ تو اگر صحیح تڑپ ہو تو اپنے نبی ﷺ اور اپنے مسیح کی غیرت اللہ تعالیٰ رکھتا ہے۔ یہ بات یقیناً اس عیسائی کے لئے حیرت کا باعث بنی ہوگی لیکن اگر یہ احمدی ٹیکسی ڈرائیور اس کا پتہ بھی لے لیتے کہ میں تمہیں مزید اپنا تعارف کروانا چاہتا ہوں تو شاید تبلیغ کا راستہ کھل جاتا۔ بہر حال ہر موقع سے احمدی کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔ یہ اتنے عذاب اور اتنی آفتیں دنیا میں آرہی ہیں امریکہ بھی ان سے باہر نہیں اس قوم کو Warning دیں کہ یہ سب خدا تعالیٰ سے دوری کی وجہ سے ہے۔ پس اپنے نمونے قائم کرتے ہوئے اپنے خدا سے زندہ تعلق جوڑتے ہوئے اپنی تبلیغ کے کام کو تیز کریں۔ اور تبلیغ کے سلسلے میں ایک بات یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اگر صحیح منصوبہ بندی سے یہ کام کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اور نیکیوں پر قائم رہتے ہوئے یہ کام کریں گے تو یقیناً برکت پڑے گی۔ امریکہ میں اس وقت زیادہ تر دو طرح کے احمدی آباد ہیں۔ ایک پاکستانی احمدی ہیں جن کی بہت بڑی تعداد ہے۔ اور اس کے بعد غیر پاکستانیوں میں سے جو ہیں وہ افروامریکن ہیں۔ ایک تو نیک نمونے قائم کرنے کے لئے سب سے زیادہ ضروری چیز ہے کہ دونوں ایک دوسرے میں جذب ہو جائیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تقسیم کار کر لی جائے۔ افروامریکن جو ہیں وہ زیادہ تر اپنے لوگوں میں تبلیغ کا فریضہ انجام

دیں اوران میں زیادہ احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ان کی ٹیموں میں پاکستانی بھی شامل ہونے چاہیں کچھ نہ کچھ یا دوسری قوموں کے لوگ بھی شامل ہوں اگر کوئی ہیں تو۔اس سے ایک تو ایفرو امریکن لوگوں میں یہ احساس رہے گا یعنی جو غیر مسلم ہیں کہ یہ دونوں قوموں کے لوگ جو اس طرح مل جل کر کام کر رہے ہیں اور خدا کی طرف بلا رہے ہیں اور آپس میں محبت اور بھائی چارے کی جو فضاء ہے تو یقیناً اس مذہب کی خوبی کی وجہ سے ہے۔گو کہ افریکن ۔۔ایفرو امریکن جو ہیں ان لوگوں میں اسلام کا کافی رسوخ بڑھ رہا ہے۔نفوذ ہو رہا ہے۔لیکن حقیقی اسلام ان تک نہیں پہنچا۔جس کی وجہ سے وہ حقیقی تعلیم سے بے بہرہ رہتے ہیں جو اسلام کا مقصد ہے۔جس نے عربی کو عجمی پر اور کالے کو گورے پر کوئی فوقیت نہیں دی اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی کی کوئی فوقیت ہے تو وہ تقویٰ کی بنا پر اعمالِ صالح بجالانے کی بنا پر اور اکثر ان میں سے اس وجہ سے شکووں شکائتوں کا شکار ہو جاتے ہیں سفید امریکنوں کے خلاف بلکہ دوسری قوموں کے خلاف بھی ان کے دل میں ان شکووں کی وجہ سے بھی مزید رنجشیں پلتی ہیں جو انتہا تک پہنچ جاتی ہیں حالانکہ اسلام تو رنجشوں کو دور کرنے کے لیے کینوں سے پاک معاشرہ قائم کرنے کے لیے آیا تھا۔اسلام تو پیار محبت اور اخوت کی فضا پیدا کرنے کے لیے آیا تھا۔اسلام تو رنگ نسل کے بغیر ایک خدا کی عبادت کرنے والا معاشرہ پیدا کرنے کے لیے آیا تھا۔ اس زمانے میں جب ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے۔تو اس حقیقی معاشرے کی تبلیغ اور فروغ اور اسے قائم کرنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔اور اس کے لئے جب ایسی ٹیمیں بنیں گی جو مل جل کر پھر اس تبلیغ کے کام کو ان لوگوں میں کریں گی۔انہیں یہ درس میں گی کہ کوئی بڑا چھوٹا یا کالا گورا نہیں ہے بلکہ ہر ایک نیا اعمال صالح بجالانے میں تقویٰ پر قائم ہونا ہے۔اور دینی اور دنیاوی لحاظ سے ترقی کرنی ہے تو ان لوگوں میں توجہ پیدا ہوگی۔ان میں جب یہ احساس پیدا ہوگا کہ ایک احمدی مسلمان کا سب سے زیادہ فرض ہے کہ محنت کا صحیح حق ادا کرے تا کہ دنیا میں اپنا مقام بھی بنائے اور مالی کشائش حاصل کر کے دین کی خدمت بھی بہتر طور

پر کر سکے تو اس احساس کے بعد یہ لوگ جو بظاہر کم تر سمجھے جاتے ہیں اپنی محنت اور اپنے خدا سے مدد مانگتے ہوئے معاشرے کا ایک فعال حصّہ بن جائیں گے جو قدر کیا جانے والا حصّہ ہوگا۔ باقی قوم بھی ان کی خدمات لینے پر مجبور ہوگی۔ یہ احساس کمتری جب ان دور ہو جائے گا اسلام یہ احساس برتری ان میں پیدا کرے گا۔ پس اس بارے میں منصوبہ بندی کریں افریکن۔ افروامریکن لوگوں میں نفوذ کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنے کے لئے منصوبہ بندی کریں کیونکہ ان میں سعادت دوسرے لوگوں سے زیادہ ہے ان میں شرافت اور دین کی طرف آنے کی اور توجہ دینے کی زیادہ ان کو احساس ہے۔ اور احمدیت نے کیونکہ تمام دنیا کو اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچانا ہے۔ اس لئے یہ نہیں میں کہہ رہا کہ صرف ان تک پہنچانا ہے توجہ اس طرف دیں کہ ان میں سعادت زیادہ ہے جس طرح کہ میں نے کہا۔ لیکن سفید فام امریکن جو ہیں ان میں بھی تبلیغ کرنی ہے۔ اور کیونکہ ان میں بڑی اکثریت جو ایسی ہے جس میں اپنی بڑائی کا بڑا احساس ہے، تکبّر اور نخوت زیادہ ہے۔ اس لئے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے ان میں تبلیغ کرنے کے لیے جو ٹیمیں بنائیں اس میں اگر ہمارے افروامریکن بھائی بعض جگہوں پہ نہ بھی شامل ہو تو کوئی حرج نہیں مصلحت کے تحت۔ ان میں بھی اس بارے میں کسی قسم کا احساس کمتری نہیں ہونا چاہیے جب یہ لوگ سفید فام لوگ بھی اسلام قبول کر لیں گے بیعت کر لیں گے احمدیت اور حقیقی اسلام میں شامل ہو جائیں گے احمدیت کی خوبصورت تعلم کا جب ان کو پتہ چل جائے گا تو پھر کالے اور گورے کی تمیز کا احساس ان لوگوں میں بھی ختم ہو جائے گا اور پھر اللہ تعالیٰ کی نظر میں عزت پانے کا میعار صرف تقویٰ رہے گا۔ بہرحال یہ ایک تفصیلی منصوبہ بندی ہے جس کے کچھ اشارے میں نے دیے ہیں سر جوڑ کر بیٹھیں اور غور کریں کہ کس طرح ہم بہترین صالح عمل کرنے والے بن سکتے ہیں اور بنا سکتے ہیں۔ جہاں میں نے عمومی طور پر جماعت کو کہا ہے کہ اپنی حالتوں کو بدلیں اور اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کریں ہر احمدی کا فرض ہے وہاں میں اپنے افرومریکن بھائیوں سے بھی اور بہنوں سے بھی کہتا ہوں

کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ میں ایک ایسی پاک تبدیلی آنی چاہیے۔ نئے لوگ بھی شامل ہو رہے ہیں جو عیسایت سے شامل ہوتے ہیں جو پرانے ہیں وہ تو بڑے مضبوط ایمان والے ہیں اللہ کے فضل سے، اکثریت ان میں سے۔ ان کو چاہیے پہلے آنے والوں کی بھی تربیت کریں اور اپنے نمونوں سے ان کو بھی سمجھائیں اور ان نئے آنے والوں کو بھی کہتا ہوں کہ ایسی پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کریں جو دوسروں سے آپ کو ممتاز کر دے۔ ایک احمدی سب سے زیادہ محنتی ہونا چاہیے، سب سے زیادہ سچ بولنے والا ہونا چاہیے، سب سے زیادہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والا ہونا چاہیے، سب سے زیادہ ایک دوسرے کو معاف کرنے والا اور درگذر کرنے والا ہونا چاہیے، سب سے زیادہ لغویات سے پرہیز کرنے والا ہونا چاہیے اور جب یہ چیزیں پیدا ہونگی تو یہی صالح عمال ہیں جو تقوٰی کی راہوں پر چلانے والے ہونگے۔ اور تبھی آپ اپنی زندگیوں میں اور اپنے ماحول میں انقلاب لانے والے بن سکیں گے۔ تمام جماعتی عہدیداروں اور مبلغیں کو بھی میں یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اپنی ذاتی عناؤں یا دوسروں کے نقائص تلاش کرنے کی بجائے اپنے عمل درست کرنے کی کوشش کریں۔ جب آپ لوگ اپنے نمونے قائم کرلیں گے تو افرادِ جماعت خود بخود اس ماحول میں ڈھلتے چلے جاہیں گے جو آپ نے بنایا ہوگا۔ اس لیے یہ احساس ہمیشہ اپنے اندر قائم رکھیں کہ آپ کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ آپ لوگوں پر اعتماد کرکے آپ کے سپرد بعض ذمہ داریاں کی گئی ہیں بعض خدمات کی گئی ہیں۔ ان کو نبھائیں ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں اور پھر عام احمدیوں کے حقوق بھی ادا کریں۔ عہدیداران اور مبلغین کو خاص طور پر اس بات کا خیال چاہیے کہ کسی بھی احمدی میں چاہے وہ کسی قوم کا ہو کسی بھی قسم کا فرق نہیں ہونا چاہیے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے جب اپنے ہم قوموں میں بیٹھتے ہیں تو دوسروں کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں جس سے پھر دوریاں پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اس لیے خاص طور پر اس بات کا خیال رکھیں۔ اگر آج آپ لوگوں نے ا بات کا خیال نہ رکھا تو یہ خلیج پھر بڑھتی چلی جائے گی اور پھر آپ

کے اس غیر صالح عمل کی وجہ سے دعوت اللہ میں بھی کامیابی نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں عموماً پاکستان یا برصغیر ہندوپاک سے گئے ہوے احمدی جو ہیں ان میں اچھے پڑھے لکھے ہیں اکثریت ان میں۔ جو وہاں پڑھ کر جوان ہوئی ہے نسل وہ بھی پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ اس لیے بعض میں اپنی تعلیم کی وجہ سے یہ احساس پیدا ہوگیا ہے کہ ہم کم تعلیم یافتہ سے مل کر یا اپنے دوسرے ایفرو امریکن بھائیوں میں بیٹھ کر، ہم نہیں بیٹھ سکتے کیوں کے ہمارے طرزِ زندگی مختلف ہے یہ خول جو اُنھوں نے اپنے اوپر چڑھایا ہوا ہے ہے ایسا خول ہے جو اُنھیں عملِ صالح سے روکنے والا ہے اس لئے اِس خول سے نِکلیں اور اِس حُکم پر عمل کریں کہ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں تبھی دعوتِ اللہ کے کام میں تیزی پیدا ہوگی۔

اب میں خواتین کو ایک بات کہنی چاہتا ہوں کہ وہ ہمیشہ اپنے ذہنوں میں رکھیں کہ وہ صرف ایک معمولی ممبر جماعت کی نہیں ہیں کہ جن سے کسی فعل یا حرکت کے سرزد ہونے کی وجہ سے صرف اُن پر حرف آتا ہو بلکہ وہ جماعت کہ ایک ایسے طبقے کی نمائندگی کر رہی ہیں جن کی زندگیوں سے آئندہ نسلوں کی زندگیاں وابستہ ہیں اور کوئی ترقی کرنے والی قوم اپنی نسل کو ایسے ہاتھوں میں نہیں دیکھ سکتی جو جہالت کی طرف لے جانے والی ہوں۔ پس ہر احمدی عورت کو اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیے کہ اس کا ہر فعل اور عمل عمل صالح کی تصویر پیش کرتا ہو۔ دلوں کے کینوں کو دلوں سے نکال کر باہر پھینکیں۔ دوسروں کی ٹو میں رہکر اُن کے نقائص اور کمزوریوں کو تلاش کرنے کے بجائے دوسروں کی خوبیاں تلاش کریں۔ دوسروں سے تکبر سے پیش آنے کے بجائے ہرایک دوسرے کے لیے دِلی نرمی اور محبت رکھنی والی ہو۔ بے مقصد چغلیوں کی مجالس کے بجائے اللہ کے ذکر سے معطر رہنے والی مجالس لگائیں۔ اپنے آپ کو مغرب کے ماحول میں ڈھال کر اس جواب کو سہی نا سمجھیں کہ جیسا

دیس ویسا بھیس اگرآپ کا یہ بھیس اس طریق اوررنگ روپ کی عکاسی کر رہا ہے جو امریکہ میں رہنے والے ایسے لوگوں کا ہے جو خدا سے دور ہٹے ہوئے ہیں، جو اپنے پیدا کرنے والے کو بھول چکے ہیں تو پھر جب تک آپ اصلاح نہیں کرتیں اس قابل نہیں ہیں کہ اس امام کی جماعت میں رہیں جو اصلاح کرنے کے لیے آیا تھا بلکہ اس قابل ہیں کے کاٹی جائیں۔پس ہر ایک اپنے جائزے لے اپنی ظاہری حالتوں کے بھی اپنی عبادتوں کے بھی۔اگر اپنے معیاروں میں کمی دیکھیں تو فکر کریں کہ کس طرف جا رہی ہیں۔یہ مجالس کی لغویات اور یہ ظاہری حالتیں نہ صرف آپ کو بلکہ آپ کی گودوں میں پلنے والی نسلوں کو تباہی کی طرف لے جا رہی ہیں اگر چند ایک بھی ہوں تو اس گندی مچھلی کی طرح وہ پورے تالاب کو خراب کرنے والی ہیں۔ اس لئے اپنے ماحول کے جائزے لیں اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو اس حالت سے بچائیں۔ آپ کی عبادتوں کے معیار اونچے ہوں گے تو آپ کی نسلیں بھی خدائے واحد کی عبادت گزار ہوں گی اللہ تعالیٰ کرے کے دنیا کہ اس ملک میں جہاں دنیا داری انتہا کو ہے آپ لوگ اپنے آپ کو ہر شر سے محفوظ کرسکیں ۔یاد رکھیں کہ دنیا کی نعمتوں سے فائدہ بھی اس حد تک اٹھائیں جس حد تک آپ اور آپ کے پیدا کرنے والی کی راہ میں وہ حائل نہ ہوں ورنہ ابواعظم کہتے ہیں کہ ہر وہ نعمت جو انسان کو خدا سے قریب نہ کرے ایک آزمائش ہے اور یہ نہ ہو کہ یہ آزمائش آپ کو صالح عمل نہ کرنے کی وجہ سے خدا سے اتنا دور لے جائے کہ واپسی کے تمام راستے بند ہو جائیں۔بعض خطوط مجھے آتے ہیں بچوں کے بگڑنے کے اگر بچپن سے ہی توجہ دی جاتی اور اپنے عملی نمونے بچوں کے سامنے رکھے جاتے تو یہ حالت نہ ہوتی۔ ماں باپ کو

تو بچوں کی پیدائش سے لیکر بلکہ پیدا ہونے سے پہلے سے لیکر ہی اپنی زندگی کے آخری سانس تک بچوں کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے۔

اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں واقفین نو بچوں سے بھی مخاطب ہوتا ہوں۔ ابھی یہاں آنے سے پہلے میں نے ٹی وی آن کیا تو مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اس سال امریکہ سے بھی پانچ واقفین نو جامعہ احمدیہ کینیڈا کے لئے جارہے ہیں مبلغ بننے کے لئے۔ اللہ کرے اور بھی ملتے رہیں۔ کیونکہ امریکہ میں دفتری رپورٹ کے مطابق پانچ سو چونتیس واقفین نو ہیں جن میں سے پندرہ سال سے اوپر لڑکوں اور لڑکیوں کی تعداد ایک سو اٹھائیس ہے۔ یہ عمر جو پندرہ سال کی ہے ایک ایسی عمر ہے جو پوری ہوش و حواس کی عمر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک خاصی تعداد تیرہ چودہ سال کے بچوں کی بھی ہوگی اور یہ بھی ہوش وحواس والی عمر ہے۔ اور اس میں بننے اور بگڑنے کے امکانات ہوتے ہیں جس طرف آپ چل پڑیں۔ اس لئے یہ واقفین نو یاد رکھیں کہ ان کے ماں باپ نے ایک عہد خدا سے باندھا اور مجھے امید ہے کہ انھوں نے اس عہد باندھنے کے بعد دعا بھی کی ہوگی اور واقفین نو کی اس عمر تک پہنچنے تک ایسی تربیت بھی کی ہوگی کہ آپ بچے جوانی میں قدم رکھ رہے ہیں تو اس وقف نو کی اہمیت کا احساس ہر وقت دل میں رکھیں۔ آپ کے ذہنوں میں یہ بات ہوگی اس تربیت کی وجہ سے کہ جس عہد کو آپ کے والدین نے اللہ تعالیٰ کے باندھا ہے اسے آپ نے پورا کرنا ہے اور اپنے آپ کو اس مغربی ماحول کی نام نہاد آزادیوں سے بچانا ہے۔ اپنی انفرادیت قائم رکھتے ہوئے نمونہ بننا ہے۔ اس عہد کی تجدید کرنی ہے کہ جو عہد ہمارے ماں باپ نے کیا تھا ہم اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ جماعت کے لئے مفید وجود بننے کی کوشش کریں گے۔ تو یہ جو پانچ اس سال گئے ہیں، امریکہ سے ہمیں اب اور بھی زیادہ واقفین نو بچوں کی ضرورت ہے جو مبلغین کی کلاسوں میں شامل ہوسکیں، جو وہاں کی ضرورت کو پورا کرسکیں۔ دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں، ہوسکتا ہے کہ باہر کی دنیا سے

وہاں مبلغین نہ جا سکیں۔ اس لئے ہر ملک نے اپنے آپ کو سنبھالنا ہے۔ واقفین بچوں کو خود بھی اس بارے اپنے ذہنوں کو تیار کرنا چاہیے اور جماعت کو بھی منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ آپ جو وہاں کے ماحول میں پلے بڑھے بچے ہونگے، زیادہ بہتر طور پر اس کام کو سرانجام دے سکیں گے۔ اور ان بچوں میں جو واقفین نو جامعہ میں جا رہے ہیں، مجھے یہ بھی دیکھ کر خوشی ہوئی کہ ایک افرو امیریکن بچہ بھی تھا جو مبلغ بن کر انشاء اللہ نکلے گا۔ آپ لوگ یاد رکھیں کہ وہاں کے ماحول کو جاننے کی وجہ سے، آپ لوگ بہتر طور پر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا سکتے ہیں اس لئے زیادہ سے زیادہ اس میدان میں آنے کی کوشش کریں۔ اپنی عبادتوں کی بھی اس عمر میں حفاظت کریں اور اپنے اعمال کی بھی فکر کریں۔ اپنی زندگیوں کو ایسا ڈھالیں کہ آپ میں اور غیر واقف بچوں میں ایک فرق نظر آئے۔ اس طرح جو واقفات نو بچیاں ہیں وہ مختلف زبانوں میں عبور حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ آئندہ ایک بہت بڑا بوجھ آپ لوگوں کے کندھوں پر پڑتا ہوا نظر آ رہا ہے جس کو آپ نے اٹھانا ہے۔ اس لئے ابھی سے، جیسا کہ میں نے کہا ہے، جماعت منصوبہ بندی کرے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

گذشتہ چند سالوں میں جس طرح جماعت احمدیہ امریکہ نے مالی قربانی میں ترقی کی ہے اور خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہا ہے، وہ یقیناً اس بات کا آئینہ دار ہے کہ باوجود اس دنیاداری کے ماحول کے دین کی مدد کے لئے آگے بڑھنے کا جذبہ جماعت احمدیہ امریکہ میں موجود ہے۔ ۹۸ میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے چندوں میں کمزوری کی وجہ سے توجہ دلائی تھی جماعت امریکہ کو تو غیر معمولی توجہ پیدا ہوئی۔ پھر طاہر ہارٹ انسٹیٹوٹ کا جب میں نے ذکر کیا تو میری امید سے بڑھ کر امریکہ کے مخلصین نے توجہ کی۔ یہ یقیناً ان کے اخلاص و وفا کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس لئے مجھے آپ کے اخلاص و وفا میں کسی بھی جماعت سے کم ہونے کا کوئی خیال نہیں ہے۔ بعض خاص امور کی طرف توجہ اس لئے دلائی جاتی ہے کہ ایک جوش اور جذبے کے ساتھ مزید بہتری پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ مجھے امید ہے کہ

انشاءاللہ تعالیٰ صرف محدود طریق پر نہیں بلکہ وسیع پیمانے پر اب دعوت الی اللہ کی طرف بھی جماعت احمدیہ امریکہ توجہ دے گی۔ تاکہ دنیا کے اس خطّے کے رہنے والوں کو جس حد تک اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے محفوظ کیا جا سکتا ہے کیا جا سکے۔ کل کو امریکہ میں رہنے والے احمدیوں پر یہ الزام نہ آئے کہ احمدیوں نے ہم تک پیغام پہنچانے میں سستی کی۔ پس دعوت الی اللہ کے رواعیتی پروگراموں سے ہٹ کر اس کے علاوہ بھی نئے راستے تلاش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر طبقے کو اس کی ذمہ داری نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ امریکہ جماعت کا ہر فرد، مرد، عورت، بچہ، جوان احمدیت کا عملی نمونہ بن جائے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میرا پروگرام ملتوی ہونے کی وجہ سے کئی خطوط اخلاص و وفا کے اظہار کے آئے ہیں۔ نوجوانوں کی طرف سے بھی مردوں کی طرف سے بھی عورتوں کی طرف سے بھی بچوں کی طرف سے بھی اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے ان کو اپنی وفاؤں ں میں مزید بڑھاتا چلا جائے۔ خلافت سے ہر احمدی کے تعلق کو مضبوط سے مضبوط کرتا چلا جائے۔ اور یہ مضبوطی بھی اللہ تعالیٰ کے حضو جھکنے اور اس سے دعائیں مانگنے سے ہو گی۔ مزید بہتر ہوگی۔ پھر میں ان خدام اور کاکنات بچوں دوسرے جو عورتوں یا جتنے بھی ڈیوٹی دینے والے ہیں مختلف جگہوں پر جو کام کرتے رہے میری تیاری کے سلسلے میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنھوں نے میرے دورے کی وجہ سے اپنے کاموں سے کاروباروں سے
رخصتیں لیں۔ مسجدوں اور مشن ہاؤسوں کی صفائی اور تیاری میں انتہائی محنت سے کام کیا۔ بعض کے بڑے جذباتی خطوط بھی آئے۔ اللہ تعالیٰ سب کام کرنے والوں کو جزا دے جنھوں نے اپنے کاموں کا حرج کر کے مالی نقصان اٹھایا اسے اپنے فضل سے اللہ تعالیٰ پورا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر جو کام ہوتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ اسی طرح جلسہ کی تیاری کے سلسلہ میں بھی لوگوں نے کام کیا اور پھر اس منصوبے کو میرے دورہ نہ ہونے کی وجہ سے چھوٹے پیمانے پر بھی لے کے آئے اور بڑی جلدی تبدیلی ہوگئی۔ بہرحال وہاں بھی کام کرنے والوں کا میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جس طرح

وہاں اس دفعہ کافی بڑا وسیع انتظام تھا۔ اللہ تعالیٰ سب پر اپنا رحم فرمائے۔ آخر پر حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی پوری طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں عاجز آ جاؤ وہاں صدق اور یقین سے ہاتھ اٹھاؤ کیونکہ خشوع و خضوع سے اٹھائے ہوئے ہاتھ جو صدق اور یقین کی تحریک سے اٹھتے ہیں خالی واپس نہیں ہوتے ہم تجربے سے کہتے ہیں کہ ہماری ہزارہا دعائیں قبول ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ پس دعاؤں پر زور دیں کبھی مایوسی کو پاس نہ پھٹکنے دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نیک خواہشات کو پورا فرمائے۔ ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں سے ہمیشہ حصہ پاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث بنتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے سامان بھی مہیا فرمائے جب ہم آمنے سامنے بیٹھ کر سن اور بول سکیں ایک دوسرے کو دیکھ سکیں اور باتیں کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اب دعا کر لیں۔